

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

کھانے کے آداب



احادیث طیبہ کی روشنی میں

مرتب

محمد سلمان عقیل

فہرست

کھانے کے آداب

- 7 کھانے سے پہلے کے آداب :
- 8 کھانے کے دوران کے آداب :
- 11 کھانے کے بعد کے آداب :

دعوت سے متعلق ابحاث

- 13 دعوت قبول کرنے کا حکم :
- 13 دعوت قبول کرنے کی شرائط :
- 14 اجابتِ دعوت کا معنی :
- 14 دعوت کرنے کے آداب و شرائط :
- 14 دعوت کی انواع اور ان کے نام :
- 15 ولیمہ کے علاوہ دیگر دعوتوں کا حکم :
- 15 دو دعوتیں اکٹھی آجائیں تو کس کی دعوت قبول کی جائے گی :

ولیمہ سے متعلق ابحاث

- 16 ولیمہ کرنے کا حکم :
- 16 ولیمہ کی دعوت قبول کرنے کا حکم :
- 16 ولیمہ کتنے دن کیا جاسکتا ہے ؟
- 16 ولیمہ کا وقت :

17 ولیمہ میں کتنا خرچ کیا جائے :

حلال و حرام جانور

17 کھانے پینے کی حرمت کے اسباب:

18 جانوروں میں حرمت کی وجوہات :

19 ارنب یعنی خرگوش کا حکم :

19 ضب یعنی گوہ کا حکم :

19 الضبیع یعنی بچو کا حکم :

20 الخبیل یعنی گھوڑے کا حکم :

20 الحمر الأھلیہ یعنی گھریلو گدھوں کا حکم :

20 البغال یعنی خچر کا حکم :

21 جراد یعنی ٹڈی کا حکم :

21 جلالہ یعنی گندگی کھانے والے جانور کا حکم :

22 دجاج یعنی مرغی کا حکم :

23 حباری یعنی تیتڑ جیسا ایک پرندہ کھانے کا حکم :

23 قنفذ یعنی خار پشت کا حکم :

24 سباع یعنی درندوں کا حکم :

24 دواب البحر یعنی سمندری جانوروں کا حکم :

24 السمک الطافی یعنی پانی میں بغیر کسی آفت کے مرنے والی مچھلی کا حکم :

- 25 ضفدع یعنی مینڈک کا حکم :
- 25 حالتِ اضطرار میں حرام کھانا :
- 25 مسئلہ اضطرار سے متعلق سات بحثیں :
- 25 پہلی بحث : حقیقتِ اضطرار :
- 26 دوسری بحث : کتنی مقدار کھائی جاسکتی ہے ؟
- 26 تیسری بحث : کیا مضطر کے لئے کھانا واجب ہے ؟
- 27 چوتھی بحث : کیا یہ حکم سفر و حضر میں یکساں ہے ؟
- 27 پانچویں بحث : اس رخصت میں معصیت اور غیر معصیت کا سفر یکساں ہے۔
- 28 چھٹی بحث : حرام چیز کا تزوّد جائز ہے یا نہیں ؟
- 28 ساتویں بحث : کیا مضطر شراب پی سکتا ہے ؟
- 28 حیوانات کی اقسام :

متفرقات

- 30 مسئلہ وقوع الفارة فی السمن :
- 30 پہلا مسئلہ : گھی کا حکم :
- 30 دوسرا مسئلہ : سمن نجس قابلِ انتفاع ہے یا نہیں :
- 31 النهی عن الأكل بالشمال یعنی بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت :
- 31 دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم :
- 31 بائیں ہاتھ سے کھانے کی جائز صورتیں :
- 32 موجودہ زمانے میں بائیں ہاتھ سے کھانے کی شکلیں :

- 32 لعق الاصابع یعنی انگلیوں کو چاٹنا:
- 32 انگلیاں چاٹنے کی حکمت:
- 32 انگلیاں چاٹنے کے فوائد:
- 33 انگلیاں چاٹنے کی ترتیب:
- 33 فِي اللَّقْمَةِ تَسْقُطُ: لقمہ گر جائے تو اٹھالینا چاہیے:
- 34 برتن کے کس حصے سے کھاجائے؟
- 34 أَكَلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ لَهْنٍ اور پیاز کھا کر مسجد جانے کی کراہیت:
- 34 پہلی بات: کراہیت کس چیز میں ہے؟
- 35 دوسری بات: کراہیت مسجد نبوی کے ساتھ خاص نہیں۔
- 35 تیسری بات: کراہیت صرف مسجد کے ساتھ خاص نہیں۔
- 35 چوتھی بات: کراہیت صرف ثوم و بصل کے ساتھ خاص نہیں۔
- 35 پانچویں بات: کراہیت صرف بدبو پیدا ہونے کی صورت میں ہے۔
- 36 چھٹی بات: کراہیت سے کون سی کراہیت مراد ہے۔
- 36 كراهية القران بين التمرتين، دو کھجوریں ایک ساتھ کھانا:
- 36 قران بین التمرتين کا مطلب:
- 37 قران بین التمرين کا حکم:
- 37 اجتماعی طور پر کھانے کے چند آداب:
- 38 کھانے کی بعد کی دعائیں:

39 الأكل مع المجذوم: جذامی کے ساتھ کھانا:

40 ان المؤمن يأكل في معي واحد: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے:

41 كَرَاهِيَةَ الْأَكْلِ مُتَّكِنًا: ٹیک لگا کر کھانا:

41 ٹیک لگا کر کھانے حکم:

41 الْكَاءُ لِعِنَى تَيْكِ لُغَانِ كِي صَوْرَتِي: اٹکاء یعنی ٹیک لگانے کی صورتیں:

42 کھاتے ہوئے بیٹھنے کی افضل حالتیں:

42 کھانے کی سب سے افضل ہیئت:

42 کھانے کی ممنوع حالتیں:

43 أكل اللحم: گوشت کھانا:

43 گوشت کو چھری سے کاٹنا:

43 روایات میں تطبیق:

43 آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ گوشت:

44 گوشت کھانے کا طریقہ:

44 نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پسندیدہ کھانے:

46 شرب ابوال ابل: اونٹ کا پیشاب پینا:

46 عرینہ کا واقعہ:

46 جانوروں کے پیشاب کا حکم:

47 قصاص بالمثل:

- 47 علاج بالمحرم کا مسئلہ :
- 49 الوضوء قبل الطعام: کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھ دھونا:
- 49 ہاتھ دھونے کا حکم :
- 49 ہاتھ نہ دھونے کی روایات کا مطلب :
- 49 ہاتھ دھونے میں کی جانے والی کوتاہیاں :
- 50 فضل اطعام الطعام: کھانا کھلانے کے فضائل :
- 52 تسمیہ علی الطعام: کھانے پر بسم اللہ پڑھنا:
- 52 تسمیہ علی الطعام کا حکم :
- 52 تسمیہ علی الطعام سے متعلق چند اہم فوائد :

کھانے کے آداب

کھانے کے آداب کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1) کھانے سے پہلے کے آداب - (2) کھاتے ہوئے آداب - (3) کھانے کے بعد کے آداب۔

کھانے سے پہلے کے آداب:

1. حلال و پاکیزہ کا انتظام کرنا۔ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا (النحل: 114)
2. دستر خوان بچھانا۔ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى هَذِهِ السُّفْرِ (ترمذی: 1/2) إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَزَالُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهُ مَوْضُوعَةً (مجمع الزوائد، رقم: 7914)
3. ہاتھ دھونا۔ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ (ترمذی: 6/2) مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْتَبَرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ، إِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَإِذَا رَفَعَ (شعب الایمان، رقم: 5423) الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ مِمَّا يَنْفِي الْفَقْرَ، وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ (مجمع الزوائد، رقم: 7913)
4. بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔ إِذَا أَكَلَ أَحَدِكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ (ترمذی: 7/2) اِدْنُ يَا بُنَيَّ، وَسَمَّ اللّٰهَ (ترمذی: 7/2)
5. جوتے، چیل وغیرہ اتار لینا۔ إِذَا قُرِبَ إِلَى أَحَدِكُمْ طَعَامُهُ وَفِي رِجْلِهِ نَعْلَانِ فَلْيَنْزِعْ نَعْلَيْهِ فَإِنَّهُ أَرَوْحُ لِلْقَدَمَيْنِ (مجمع الزوائد، رقم: 7911)

6. زمین پر دسترخوان لگانا۔ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِطَعَامٍ فَقَالَ: ضَعُهُ بِالْحَضِيضِ أَوْ بِاللَّارِضِ (مجمع الزوائد، رقم: 7911)

کھانے کے دوران کے آداب:

1. دائیں ہاتھ سے کھانا۔ وَكُلْ بِيَمِينِكَ (ترمذی: 7/2) لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ (ترمذی: 2/2) مَنْ أَكَلَ بِشِمَالِهِ أَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانَ، وَمَنْ شَرِبَ بِشِمَالِهِ شَرِبَ مَعَهُ الشَّيْطَانَ (مجمع الزوائد، رقم: 7925)
2. اپنے سامنے سے کھانا۔ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ (ترمذی: 7/2) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَكَمَ الْغِفَارِيَّ وَأَنَا أَكُلُ - وَأَنَا غُلَامٌ - مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا فَقَالَ: يَا بَنِيَّ لَا تَأْكُلْ هَكَذَا، هَكَذَا يَأْكُلُ الشَّيْطَانَ (مجمع الزوائد، رقم: 7933)
3. برتن کے درمیان سے نہ کھانا۔ الْبَرَكَتَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ (ترمذی: 3/2)
4. شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ بِسْمِ اللَّهِ أَكَلْتُ وَآخِرُهُ پڑھنا۔ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ (ابوداؤد: 2/173)
5. اجتماعی طور پر کھانا۔ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ (ابو داؤد: 2/172) السَّحُورُ بَرَكَتٌ وَالثَّرِيدُ بَرَكَتٌ، وَالْجَمَاعَةُ بَرَكَتٌ (مجمع الزوائد، رقم: 7878) إِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى اللَّهِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْأَيْدِي (مجمع الزوائد، رقم: 7893) كُلُّوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الثَّانِيَيْنِ، وَطَعَامَ الثَّانِيَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ (مجمع الزوائد، رقم: 7894) يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ (ترمذی، رقم: 2166)
6. اپنے شریک طعام کا لحاظ رکھنا۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ (ترمذی: 3/2)

7. اپنے شریک طعام کا آخر تک ساتھ دینا۔ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ، وَإِنْ شَبِعَ، حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَيُعْذِرَ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُخْجَلُ جَلِيسَهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ (ابن ماجہ، رقم: 3295)
8. کھاتے ہوئے اپنے شریک طعام کے سامنے سے نہ لینا۔ إِذَا وَضِعَتِ الْمَائِدَةُ، فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ، وَلَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيسِهِ (ابن ماجہ، رقم: 3273)
9. تین یا بقدر ضرورت انگلیوں کا استعمال کرنا۔ عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ (ابوداؤد: 2/182) يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَا تَأْكُلْ بِإِصْبَعَيْنِ فَإِنَّهَا أَكَلَةُ الشَّيْطَانِ وَكُلْ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعٍ (مجمع الزوائد، رقم: 7922) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُهُنَّ إِذَا فَرَغَ (مجمع الزوائد، رقم: 7923) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ، بِالْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا وَيَلْعَقُ الْوَسْطَى ثُمَّ الَّتِي تَلِيهَا ثُمَّ الْإِبْهَامَ (مجمع الزوائد، رقم: 7941)
10. اعتدال کے ساتھ کھانا، یعنی شکم پُری سے بچنا۔ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وَعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ، حَسْبُ ابْنِ آدَمَ أُكْلَاتٌ، يُقْمَنَ صَلْبُهُ (شعب الایمان، رقم: 5263) إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شَوْمٌ (شعب الایمان، رقم: 5273) أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ لَا تَأْكُلْ شَيْعًا فَوْقَ شَبِعٍ، فَإِنَّكَ إِنْ تَبَدَّدَهُ إِلَى الْكَلْبِ خَيْرٌ لَكَ (شعب الایمان، رقم: 5306) أَبُو عَمْرٍانَ الْجَصَّاصُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُلَيْمَانَ يَقُولُ: " إِذَا جَاعَ الْقَلْبُ وَعَطِشَ صَفَا وَرَقَّ، وَإِذَا شَبِعَ وَرَوَى عَمِي (شعب الایمان، رقم: 5313) قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ: حَصَلَتَانِ تُقْسِيَانِ الْقَلْبَ: كَثْرَةُ النَّوْمِ، وَكَثْرَةُ الْأَكْلِ (شعب الایمان، رقم: 5315) أَبُو سُلَيْمَانَ يَقُولُ: " إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَإِنَّ الْجُوعَ عِنْدَهُ: فِي خَزَائِنَ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ خَاصَّةً (شعب الایمان، رقم: 5326) أَبُو سُلَيْمَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَطِيَّةَ الْعَبْسِيِّ الدَّارَانِيُّ يَقُولُ: مِفْتَاحُ الدُّنْيَا: الشَّبِعُ، وَمِفْتَاحُ الْأَخْرَجَةِ: الْجُوعُ (شعب الایمان، رقم: 5327) إِبْرَاهِيمُ الْخَوَّاصُ يَقُولُ: قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لَا

يَطْمَعُ أَحَدٌ فِي السَّهْرِ مَعَ الشَّبَعِ (شعب الایمان، رقم: 5348) أَبُو إِسْحَاقَ الْخَوَّاصُّ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ ثَلَاثَةً وَيُبْغِضُ ثَلَاثَةً، فَأَمَّا مَا يُحِبُّ: فَقِلَّةُ الْأَكْلِ، وَقِلَّةُ النَّوْمِ، وَقِلَّةُ الْكَلَامِ، وَأَمَّا مَا يُبْغِضُ: فَكَثْرَةُ الْكَلَامِ، وَكَثْرَةُ الْأَكْلِ، وَكَثْرَةُ النَّوْمِ (شعب الایمان، رقم: 5349) الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ (ترمذی: 2/4)

11. پیٹ کے تین حصے کر کے کھانا، ایک کھانے کے لئے، دوسرا پانی کے لئے اور تیسرا سانس کے لئے

فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَتَلْتُ لِبَطْنِهِ، وَتَلْتُ لِشَرَابِهِ، وَتَلْتُ لِنَفْسِهِ (شعب الایمان، رقم: 5263)

12. گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر کھالینا۔ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيَمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا، ثُمَّ لِيَطْعَمَهَا وَلَا يَدْعَهَا لِلشَّيْطَانِ (ترمذی: 2/2)

13. کھاتے ہوئے ٹیک نہ لگانا۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَّكِنًا (ترمذی: 2/5) مَا رُبِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِنًا قَطُّ (ابوداؤد: 2/173)

14. کھولتا ہوا کھانا نہ کھانا۔ أَبْرِدُوا بِالطَّعَامِ فَإِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَيْرُ ذِي بَرَكَةٍ (مجمع الزوائد، رقم: 7887)

15. الثالیث کرنے کھانا۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ (ابوداؤد: 2/174)

16. کھانے میں پھونک نہ مارنا۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. (مجمع الزوائد، رقم: 7888) لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ، وَلَا شَرَابٍ (ابن ماجہ، رقم: 3288)

17. بیٹھ کر کھانا۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، وَعَنِ الْأَكْلِ قَائِمًا (مجمع الزوائد، رقم: 7921)

18. برتن صاف کرنا۔ وَأَمَرْنَا أَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ (ترمذی: 2/2) مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقِصْعَةُ (ترمذی: 2/2) مَنْ لَعِقَ الصَّحْفَةَ وَلَعِقَ أَصَابِعَهُ أَشْبَعَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (مجمع الزوائد، رقم: 7938)

19. کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِذْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ (ابوداؤد: 2/172) قَبِيصَةُ بْنُ هَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحْرَجُ مِنْهُ، فَقَالَ: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ (ابوداؤد: 2/175)
20. پڑوسی کا خیال رکھنا۔ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ مَنْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ (شعب الایمان، رقم: 5272)
21. کھانے کا ادب و احترام کرنا۔ أَكْرِمُوا الْخُبْزَ فَإِنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ فَمَنْ أَكْرَمَ الْخُبْزَ أَكْرَمَهُ اللَّهُ (مجمع الزوائد، رقم: 7976)
22. کھانا اگر ایک جیسا ہو تو ایک ہی جگہ سے کھانا، ہاں! اگر مختلف طرح کا ہو تو ادھر ادھر سے لیا جاسکتا ہے۔ يَا عِكْرَاشُ كُلِّ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ (ابن ماجہ، رقم: 3274)

کھانے کے بعد کے آداب:

1. ہاتھ صاف کر لینے یا دھونے سے پہلے انگلیاں چاٹ لینا۔ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّهِنَّ الْبِرْكَةَ (ترمذی: 2/2) إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا، أَوْ يَلْعَقَهَا (ابوداؤد: 2/182) كَانَ (صلى الله عليه وسلم) يَأْكُلُ بِنِثَالِثِ أَصَابِعٍ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا (ابوداؤد: 2/182) وَيَلْعَقُ الْوُسْطَى ثُمَّ الَّتِي تَلِيهَا ثُمَّ الْإِبْهَامَ (مجمع الزوائد، رقم: 7941)
2. شکر اداء کرنا۔ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا (النحل: 114) إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا (ترمذی: 3/2)
3. دعاء پڑھنا۔ أَنْ النَّبِيِّ ﷺ: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ (ابوداؤد: 2/182) مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي، وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (ابن ماجہ، رقم: 3285)

4. دستر خوان اٹھانا - عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: نَهَى أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ، حَتَّى يُرْفَعَ (ابن ماجہ، رقم: 3294) إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ، فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ، حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ (ابن ماجہ، رقم: 3295)
7. دستر خوان اٹھاتے ہوئے الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُودِّعٍ، وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبُّنَا پڑھنا - كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا --- الخ (ابوداؤد: 2/182)
8. ہاتھ دھونا - بَرَكَتُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ (ترمذی: 6/2) مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْثِرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ، إِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَإِذَا رَفَعَ (شعب الایمان، رقم: 5423)
9. میزبان کے لئے دعاء کرنا - صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيْهَانِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَّغُوا قَالَ: أَتَيْبُوا أَخَاكُمْ (ابوداؤد: 2/182)
10. پیاز، لہسن یا اس جیسی کوئی بو والی چیز کھائی ہو تو بو کے زائل ہونے تک مسجد نہ جانا - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ، وَقَالَ: مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ أَكَلِيهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْحًا قَالَ: يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ (ابو داؤد: 2/180)
11. خلال کرنا - فَقَالَ: حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُونَ. قَالُوا: وَمَا الْمُتَخَلِّلُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمُتَخَلِّلُونَ بِالْوُضُوءِ، وَالْمُتَخَلِّلُونَ مِنَ الطَّعَامِ. (مجمع الزوائد، رقم: 7951)
12. کھانے کو پھینکنے سے بچنا - دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ، فَرَأَى كِسْرَةَ مُلْقَاةٍ، فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا، ثُمَّ أَكَلَهَا، وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَكْرَمِي كَرِيمًا، فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ، فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ (ابن ماجہ، رقم: 3353)

دعوت سے متعلق ابحاث

دعوت قبول کرنے کا حکم:

- ظاہریہ: ہر دعوت کا قبول کرنا واجب ہے۔
- جمہوریہ: چاروں مسلک میں فرضیت، وجوب وغیرہ کے اقوال نقل کیے گئے ہیں، البتہ راجح قول کے مطابق دعوت کا قبول کرنا سنت ہے۔ (انعام المعبود: 74)

احناف کے یہاں اس کے حکم کے بارے میں دو قول ہیں: (1) سنت۔ (2) وجوب۔ (فتاویٰ ہندیہ: 5/343)

دعوت قبول کرنے کی شرائط:

1. دعوت دینے والے کا سارا یا اکثر مال حرام ہو، یا حرام ہونے کا ظن غالب ہو۔
اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دعوت میں کھانا حرام یا مشتبہ ہو، اور یہ بھی داخل ہے کہ کھانا تو حلال ہے لیکن دعوت دینے والے کا مال حلال نہیں۔ البتہ اگر دعوت دینے والا مال حلال سے دعوت کرنے کی وضاحت کر دے تو کھایا جاسکتا ہے۔
2. دعوت کی بنیاد اور عنوان غلط عقیدے پر مبنی ہو۔ مثلاً: مہندی، مایوں، تیجہ، چالیسواں، برسی، کوٹھے، میلاد وغیرہ۔ ایسی تمام دعوتیں بدعت ہیں، ان کا کرنا اور ان میں شرکت کرنا جائز نہیں۔

3. دعوت کا ماحول غیر شرعی ہو، مثلاً: وہاں مرد و زن کا اختلاط ہو، گانا بجانا ہو، مووی اور تصویریں بنائی جاتی ہوں، شراب پی جاتی ہو، یا اور کوئی غیر شرعی افعال کیے جاتے ہوں۔ ایسی دعوتوں کو قبول کرنا جائز نہیں۔ (کتاب الفتاویٰ: 6/195) (عمدة القاری: 8/10) (فتاویٰ ہندیہ: 5/343)

اجابتِ دعوت کا معنی:

احادیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دعوت میں شرکت کرنا، باقی کھانا کھانا مستحب ہے، ضروری نہیں۔ اگر روزہ یا کوئی عذر نہ ہو تو کھالینا چاہئے ورنہ کم از کم میزبان کے لئے دعاء کر دینی چاہئے۔ مَنْ دُعِيَ فَلْيَجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ (ابوداؤد: 2/169)

دعوت کرنے کے آداب و شرائط:

1. دعوت حلال اور پاکیزہ مال سے کی جائے۔
2. نام و نمود اور ریاکاری کے لئے نہ ہو۔
3. اسراف و تبذیر سے اجتناب کیا جائے۔
4. دعوت کا ماحول شرعی اور پاکیزہ رکھا جائے۔
5. کھانے، بیٹھنے اور وقت وغیرہ کے لحاظ سے مہمانوں کی راحت کا مکمل خیال رکھا جائے۔
6. دعوت میں صرف اغنیاء کو ہی نہیں، بلکہ فقراء اور مستحقین کو بھی مدعو کیا جائے۔
7. متقی اور پرہیزگاروں کو بھی بلایا جائے۔
8. دعوت قبول کرنے پر اصرار نہ کیا جائے۔

دعوت کی انواع اور ان کے نام:

1. الولیمة: وہ دعوت جو شادی کے بعد کی جاتی ہے۔

2. الخرس: وہ دعوت جو بچے کی پیدائش کے موقع پر کی جاتی ہے۔
3. الاعتذار: وہ دعوت جو بچہ کے ختنہ کے موقع پر کی جاتی ہے۔
4. الوکیرة: وہ دعوت جو نئے مکان کی تعمیر پر کی جاتی ہے۔
5. التقيعة: وہ دعوت جو سفر سے بخیریت واپس لوٹ کر کی جاتی ہے۔
6. العقيقة: وہ دعوت جو ولادت کے ساتویں دن کی جاتی ہے۔
7. الوضيمة: وہ دعوت جو کسی مصیبت کے موقع پر کی جاتی ہے۔
8. المأذبة: وہ دعوت جو بغیر کسی سبب کے کی جاتی ہے۔
9. حذاق: وہ دعوت جو بچے کے سمجھ دار ہونے یا قرآن مجید ختم ہونے پر کی جاتی ہے۔

(حاشیہ بذل المجہود: 10/127)

ولیمہ کے علاوہ دیگر دعوتوں کا حکم:

یعنی ولیمہ کے علاوہ کسی خوشی وغیرہ کے موقع پر دعوت کرنا کیسا ہے، اس میں اختلاف ہے:

- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: مستحب نہیں، جائز ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: مستحب ہے۔ (اختلاف الائمة العلماء: 2/158)

دو دعوتیں اکٹھی آجائیں تو کس کی دعوت قبول کی جائے گی:

اس کی کئی صورتیں ہیں:

1. اگر تطبیق کی کوئی شکل بن سکتی ہو تو دونوں میں شرکت کر لی جائے۔
2. دونوں دعوتیں متعاقباً (یکے بعد دیگرے) دی گئی ہوں تو اسبق کو مقدم کیا جائے گا۔
3. متعاقباً نہ ہوں یعنی ایک ساتھ دی گئی ہوں تو اقرب باعتبار الباب کو مقدم کیا جائے گا۔
4. قریب ہونے میں دونوں برابر ہوں تو قرعہ اندازی کی جائے گی۔

ولیمہ سے متعلق ابحاث

ولیمہ کرنے کا حکم:

- ابن حزم اور ظاہریہ: واجب ہے۔
- جمہور ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم: سنت ہے۔ (انعام المعبود: 74) (بذل المجہود: 10/ 127)

ولیمہ کی دعوت قبول کرنے کا حکم:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: سنت ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: واجب ہے۔ (اختلاف الائمۃ العلماء: 2/ 158)

ولیمہ کتنے دن کیا جاسکتا ہے؟

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: سات دن تک کیا جاسکتا ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: دو دن تک کیا جاسکتا ہے، اُس کے بعد ریاہ میں داخل ہے۔ (انعام المعبود: 74)

ولیمہ کا وقت:

- (1) عقد کے وقت۔ (2) نکاح کے بعد۔ (3) زفاف سے پہلے۔ زفاف کے بعد۔

(4) عقد سے دخول کے بعد تک۔ (بذل المجہود: 10/ 128)

ولیمہ میں کتنا خرچ کیا جائے:

والمستحب انھا علی قدر الزوج۔ اپنی حیثیت کے مطابق جو میسر آجائے اُس سے ولیمہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ کا کم قیمت اور بیش قیمت، دونوں طرح ولیمہ کرنا ثابت ہے۔ (بذل المجهود: 10/ 128)

حلال و حرام حبانور

کھانے پینے کی حرمت کے اسباب:

کسی چیز کا کھانے یا پینے کے حرام ہونے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں، فقہاء کرام نے حرمت کی جو تعلیلات ذکر کی ہیں، اُن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانچ اسباب ہیں:

1. الطَّرَرُ:

یعنی وہ چیز جو کھانے پینے میں صحت، جسم اور عقل کے لئے مُضر ہو، جیسے اشیاءِ سامّہ اور اشیاءِ ضارّہ، یعنی زہریلی چیزیں اور نقصان پہنچانے والی چیزیں۔ پس سانپ، بچھو بھڑ وغیرہ اشیاءِ سامّہ میں اور کونکہ، مٹی، پتھر وغیرہ اشیاءِ ضارّہ میں داخل ہونے کی وجہ سے کھانا درست نہیں۔

2. الإِسْكَارُ:

یعنی وہ چیزیں جو نشہ آور ہیں، جن سے انسان کی عقل اور ہوش و حواس متاثر ہوتے ہیں۔ پس شراب، بھنگ اور افیون وغیرہ سب مُسکرات ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔

3. النَّجَاسَةُ:

یعنی وہ اشیاء جو نجس اور ناپاک ہیں۔ خواہ وہ خود نجاست ہوں جیسے گوبر، پیشاب اور خون وغیرہ۔ یا نجس شیء مل جانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہوں، جیسے پاک چیز کے اندر کوئی نجاست گر جائے۔

4. الإِسْتِقْدَارُ:

یعنی وہ اشیاء جن سے طبائع سلیمہ گھن کھاتی ہیں، اور طبعاً ان سے کراہیت کی جاتی ہے، جیسے: حشرات الارض کیڑے مکوڑے اور دیگر خبائث جو قرآن کریم کی نص قطعی سے حرام ہیں۔

5. عَدَمُ الإِدْنِ شَرْعًا لِحَقِّ الْغَيْرِ:

وہ اشیاء جو کھانے والے کی ملکیت میں نہ ہو اور اُس کے مالک نے کھانے کی اجازت بھی نہ دی ہو، ایسی چیز چوری یا غصب وغیرہ کے طور کھائی جائے گی، جو درست نہیں۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: 5/125)

جانوروں میں حرمت کی وجوہات:

1. درندگی: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ - (ابوداؤد: 2/177)
2. گندگی: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الأعراف: 157)
3. گندگی کھانا: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِهَاتِ (ترمذی: 2/4)
4. بیٹہ ہونا: إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ (البقرة: 173)
5. متروک التسمیہ عادمًا: وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (الانعام: 121)
6. منصوص بالحرمت ہونا: فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ - (ابوداؤد: 2/183)

أرنب یعنی خرگوش کا حکم:

- جمہور ائمہ اربعہ: بلا کر اہت حلال ہے۔
- روافض: حرام ہے۔
- ابن ابی لیلیٰ، عکرمہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم: مکروہ ہے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/130)

ضب یعنی گوہ کا حکم:

- حضرات احناف رحمہم اللہ: مکروہ تحریمی ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ: بلا کر اہت حلال ہے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/133)

الضبع یعنی بچو کا حکم:

- احناف و مالکیہ رحمہم اللہ: حرام ہے۔
- شوافع اور حنابلہ رحمہم اللہ: حلال ہے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/137)

مُحْرَمٌ پَرِضْبِیْعِ كَے شَكَارِ مِیْنِ كِیَا لَازِمٌ هُوْ كَا؟

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حالتِ احرام میں بچو کا شکار کرنا حرام ہے، اس لئے کہ یہ صید البر یعنی خشکی کا شکار ہے جو بنص قرآن حرام ہے، البتہ اگر کوئی مُحْرَمٌ اس کا شکار کر لے تو اُس پر کیا لازم ہوتا ہے، اس میں اختلاف ہے:

- امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ: ضب کی قیمت کے بقدر جزاء دی جائے گی۔
- ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ: اس کی جزاء میں کبش (دُنْبہ) دینا ہوگا۔ (بذل الجہود: 16/129)

الحیٰل یعنی گھوڑے کا حکم:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: مکروہ تنزیہی ہے۔
- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: مکروہ تحریمی ہے۔
- امام شافعی، احمد اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم: بلا کر اہت جائز ہے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/140)

الحمر الأہلیہ یعنی گھریلو گدھوں کا حکم:

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما: حلال ہے۔
 - امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: (1) جائز۔ (2) ناجائز۔ (3) مکروہ، تین قول ہیں، راجح یہ کہ ناجائز ہے۔
 - ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: حرام ہے۔ (تحفۃ الأحوذی: 5/415) (انتہاب المنن: 1/56) (تحفۃ الالمعی: 5/142)
- فائدہ: ”الأہلیہ“ کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ حمر وحشیہ حلال ہیں۔ (تحفۃ الأحوذی: 5/415)

البغال یعنی خچر کا حکم:

خچر دو مختلف جنسوں کے اختلاط سے وجود میں آنے والے جانور کو کہا جاتا ہے۔ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ یہ حلال اور حرام ہونے میں ماں کے تابع ہے۔ پس اگر خچر:

1. گدھے اور گھوڑی کے اختلاط سے پیدا ہوا ہو تو حلال ہے۔
2. گھوڑے اور گدھی کے اختلاط سے پیدا ہوا ہو تو حرام ہے۔
3. گدھے اور گائے کے اختلاط سے پیدا ہوا ہو تو حلال ہے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/142)

فائدہ: حُرْمِ اہلیہ کی طرح نحر کے حکم میں بھی اختلاف ہے، یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کو جائز قرار دیتے ہیں، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جائز اور ناجائز دونوں طرح کے اقوال ہیں اور ائمہ ثلاثہ اس کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ (الدر المنضود: 57)

جَرَاد یعنی ٹڈی کا حکم:

ٹڈی بالاتفاق حلال ہے، البتہ اگر اس کے حلال ہونے کے لئے ذبح ضروری ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے:

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: ذبح ضروری ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: ذبح ضروری نہیں، از خود بھی مر جائے تو حلال ہے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/ 166)

جَلَّالَہ یعنی گندگی کھانے والے جانور کا حکم:

تعریف: هِيَ الْحَيَوَانُ الَّذِي يَأْكُلُ الْعَدْرَةَ جَلَّالَہ اُس جانور کو کہا جاتا ہے جو گندگی کھاتا ہو۔

گندگی کھانے کے بارے میں کس چیز کا اعتبار ہے، اس میں دو قول ہیں:

1. قلت و کثرت کا اعتبار ہے۔ یعنی زیادہ تر گندگی کھاتا ہو تو وہ جَلَّالَہ ہے ورنہ نہیں۔
2. گوشت، دودھ اور پسینے سے بد بو آنے کا اعتبار ہے، بد بو نہ ہو تو وہ جَلَّالَہ نہیں۔

۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/ 446)

راج یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی صورت پائی جائے گی تو وہ جَلَّالَہ کہلائے گا۔ (از مرتب)

حکم: اس کے حکم میں اختلاف ہے:

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: حلال ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: حرام ہے۔

• اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ: اچھی طرح سے دھو کر کھایا جاسکتا ہے۔

جَلَّالہ کو کب کھایا جاسکتا ہے؟

اتنے دنوں تک روک کر رکھا جائے کہ اُس کے پِسنہ، دودھ اور گوشت کی بدبو ختم ہو جائے تو اُس کو کھانا جائز ہے۔ پھر یہ کہ اس کی مدت کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے:

- پہلا قول: ابل و بقر میں 40 دن، غنم میں 7 دن اور دجاجہ میں 3 دن روک کر کھایا جاسکتا ہے۔
- دوسرا قول: راجح یہ ہے کہ اس کی کوئی تحدید نہیں، نجاست کا اثر زائل ہونے تک روکا جائے گا، اُس کے بعد کھانا جائز ہے۔ (تحفۃ اللمعی: 5/167) (تحفۃ الاحوذی: 5/447)

فائدہ: حلال جانور تین قسم پر ہیں:

1. حلال خور، یعنی حلال کھانے والے: حلال ہیں۔
2. حرام خور، یعنی حرام اور گندگی کھانے والے: حرام ہیں۔
3. مُختلط، یعنی جو حلال و حرام دونوں طرح کا کھاتے ہوں۔ ان کی دو صورتیں ہیں:
 - اکثر کھانا گندگی ہو یا جسم سے بدبو آتی ہو۔ حرام ہیں۔
 - اکثر کھانا صحیح ہو اور جسم سے بدبو بھی نہ آتی ہو۔ حلال ہیں۔ (از مرتب)

دجاج یعنی مرغی کا حکم:

مرغی بالاتفاق حلال ہے۔ خواہ انسیہ ہو یا وحشیہ۔ البتہ اگر وہ نجاست خور ہو، یعنی اُس کا غالب کھانا گندگی ہو یا اُس کے جسم، گوشت اور پِسنہ سے بدبو آتی ہو تو جَلَّالہ ہے، اُس کی تفصیل وہی ہوگی جو ما قبل میں گذری، اُس کا کھانا درست نہ ہو گا۔ (انتہاب المُنن: 1/121)

حُبَارَى یعنی تیتڑ جیسا ایک پرندہ کھانے کا حکم:

حُبَارَى کا مصداق: یہ تیتڑ جیسا خاکی رنگ کا ایک صحرائی پرندہ ہے، جو بہت تیز اڑتا ہے، جس کی ٹانگیں اور گردن لمبی ہوتی ہیں، اس کے بارے میں دو چیزیں بہت مشہور ہیں:

1. بے وقوفی میں: چنانچہ محاورات میں کہا جاتا ہے: کل شیء یحب ولدہ حتی الحُبَارَى -
 2. تحصیل رزق میں: چنانچہ محاورات میں کہا جاتا ہے: فلانٌ أطلب من الحُبَارَى -
- (تحفة الالمعی: 5/170) (الدر المنضود: 50)

حُبَارَى کا حکم: اس کا کھانا بالاتفاق حلال ہے۔ (تحفة الالمعی: 5/170)

قُنْفُذ یعنی خارپشت کا حکم:

قُنْفُذ کا مصداق:

یعنی قُنْفُذ کسے کہتے ہیں؟ اس کے مصداق میں دو قول ہیں:

1. خارپشت: اس کو فارسی میں خارپشت اور اردو میں سیہی کہا جاتا ہے، اس کی پشت میں کانٹے ہوتے ہیں۔
2. خاردارچوہا: یعنی بالوں والا چوہا جس کی پشت پر موٹے موٹے بال ہوتے ہیں جن کو وہ خوف کے وقت اپنی حفاظت کے لئے کھڑا کر لیتا ہے اور گیند کی طرح سے گول ہو جاتا ہے۔ (الدر المنضود: 51)

قُنْفُذ کا حکم:

- شافعیہ اور مالکیہ: حلال ہے۔
- احناف اور حنابلہ: حرام ہے۔ (الدر المنضود: 51)

سباع یعنی درندوں کا حکم:

ان کو حیواناتِ مفترسہ کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہر نوکیلے دانت رکھنے والے درندوں اور پتھوں سے شکار کرنے والے پرندوں کا حرام قرار دیا ہے۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ (ابوداؤد: 3803)

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: حیواناتِ مفترسہ مکروہ ہیں۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: حرام ہیں۔ (الفقہ الاسلامی: 4/2593) (الفقہ علی المذاهب الاربعہ: 2/5)

دواب البحر یعنی سمندری جانوروں کا حکم:

سمندری جانوروں میں کون کون سے جانور حلال ہیں، اس میں اختلاف ہے:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: مچھلی کے علاوہ سمندر کے تمام جانور حرام ہیں، اور سمکِ طافی بھی حرام ہے۔
- امام شافعی و احمد رحمۃ اللہ علیہما: مینڈک کے علاوہ سمندری تمام جانور حلال ہیں۔
- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: سمندری خنزیر، کلب اور انسان کے علاوہ سمندر کے تمام جانور حلال ہیں۔

(البنایۃ: 11/605) (الفقہ الاسلامی: 4/2791 – 2593)

السبک الطافی یعنی پانی میں بغیر کسی آفت کے مرنے والی مچھلی کا حکم:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: حرام ہے۔
- ائمہ ثلاثہ اور اہل ظاہر رحمۃ اللہ علیہم: حلال ہے۔ (بذل الجہود: 16/140)

ضفدع یعنی مینڈک کا حکم:

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: حلال ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: حرام ہے۔ (الفقہ الاسلامی: 4/2593)

حالتِ اضطرار میں حرام کھانا:

حالتِ اضطرار میں حرام کھانے کی اجازت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة: 173)

مسئلہ اضطرار سے متعلق سات بحثیں:

پہلی بحث: حقیقتِ اضطرار:

أن يصل به الجوع الى الهلاك او الى مرض الى الهلاك وفي حكمه الاكراه -

یعنی ایسی بھوک جو انسان کو ہلاکت یا کسی مہلک بیماری میں مبتلا کر دے، اسی طرح اکراہ کی صورت بھی اسی میں داخل ہے۔ یعنی کوئی شخص حرام کھانے پر اس طرح مجبور کر دے کہ نہ کھانے کی صورت میں ہلاک کر دیے جانے کا قوی اندیشہ ہو۔ (بذل المجہود: 16/142)

ثبوتِ اضطرار کی شرائط:

(1) — حلال کا ایک لقمہ بھی نہ ہو:

پس اگر ایک لقمہ بھی حلال کا ہو تو حرام کھانا جائز نہ ہوگا، ہاں! اگر وہ کھانے کے بعد بھی اضطرار کی حالت ختم نہ ہو تو پھر حرام کھایا جاسکتا ہے۔

(2) — حالت ایسی نہ پہنچ گئی ہو کہ کھانے کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو:

مثلاً: کوئی بھوک سے تڑپتے ہوئے اس حالت میں پہنچ جائے کہ بچنے کا کوئی امکان نہ ہو اور جان نکل رہی ہو اور اب کھانے کا کوئی فائدہ نہ ہو تو اس وقت حرام کھانا جائز نہ ہو گا کیونکہ اب کھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

(3) — کسی سے حلال کھانے کے لینے کا کوئی انتظام نہ ہو:

یعنی کسی سے حلال کھانا خرید کر یا مانگ کر یا کم از کم زبردستی چھین کر بھی نہ لیا جاسکتا ہو۔ پس

1. اگر خریداجاسکتا ہو اگرچہ نمٹن غالی اور نمٹن مؤجل کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو

2. اگر کسی سے سوال کر کے لیا جاسکتا ہو۔

3. اگر کوئی نہ دے تو زبردستی لینے کی طاقت ہو۔

تو ان تینوں صورتوں میں حرام کھانا جائز نہ ہو گا، اس لئے کہ وہ حلال لینے پر قادر ہے، پس مضطر نہ ہو گا۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية: 5/160)

دوسری بحث: کتنی مقدار کھائی جاسکتی ہے؟

اس سے مراد ”سدر متق“ ہے، یعنی اتنی مقدار کھانا جو جان بچانے کے لئے کافی ہو، پیٹ بھر کر کھانا یا قدر

ضرورت سے زائد کھانا اس صورت میں بھی حرام ہے۔ (معارف القرآن: 1/425)

اس میں اختلاف ہے کہ اضطرار کی حالت میں پیٹ بھر کر سیر ہو کر کھایا جاسکتا ہے یا نہیں:

• امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: سیر ہو کر کھایا جاسکتا ہے۔

• ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم سدر متق کے لئے جائز ہے، سیر ہو کر نہیں کھایا جاسکتا۔ (بذل المجہود: 16/143)

تیسری بحث: کیا مضطر کے لئے کھانا واجب ہے؟

حالت اضطرار میں مضطر کے لئے کھانا واجب ہے، اگر نہیں کھائے اور اسی حالت میں مر جائے تو گناہ گار ہو گا۔

واضح رہے کہ یہ حکم اضطراب کی حالت میں حرام دوائی کے استعمال کرنے کا نہیں، کیونکہ اُس میں شفاء یقینی نہیں، پس تداوی بالمحرّم بھی ضروری نہ ہو گا۔ جبکہ مضطر کے لئے ایک دولقمہ کا کھالینا عادتاً اُس کی جان کے بچ جانے کا یقینی ذریعہ ہے، اس لئے نہ کھا کر ہلاک ہونے کی صورت میں گناہ گار ہو گا اور علان نہ کرنے کی وجہ سے اگر مر گیا تو گناہ گار نہ ہو گا۔ (الفقه الاسلامی: 4/2602)

فقہاء کا اختلاف:

- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ: مضطر کے لئے کھانا مباح ہے، پس نہ کھا کر مرنے سے گناہ گار نہ ہو گا۔
 - جمہور ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم: مضطر کے لئے کھانا واجب ہے، پس نہ کھا کر مرنے سے گناہ گار ہو گا۔
- (بذل الجہود: 16/143) (الموسوعة الفقهية الكويتية: 5/158)

● چوتھی بحث: کیا یہ حکم سفر و حضر میں یکساں ہے؟

یعنی مضطر اور مجبور شخص کے لئے حرام کھانے کی رخصت سفر اور حضر میں ایک جیسی ہے یا اس میں کوئی فرق ہے، اس بارے میں اختلاف ہے:

- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: ایک قول کے مطابق یہ رخصت سفر میں ہے، حضر میں نہیں۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: یہ رخصت سفر اور حضر دونوں میں عام ہے۔ (بذل الجہود: 16/143)

● پانچویں بحث: اس رخصت میں معصیت اور غیر معصیت کا سفر یکساں ہے۔

معصیت کے اعتبار سے سفر کی دو قسمیں کی گئی ہیں:

1. وہ سفر جو اپنی ذات میں معصیت اور گناہ ہو، جیسے: عبدِ آبق (بھگوڑے غلام) کا سفر، امر آقا ناشرہ (شوہر کی نافرمان عورت) کا سفر، قطاع الطریق (ڈاکہ زنی) کے لئے سفر۔ اس کو ”معصیت بالسفر“ کہا جاتا ہے۔
2. وہ سفر جو اپنی ذات میں تو جائز ہو لیکن دورانِ سفر گناہ کیا جائے، جیسے کوئی جائز سفر کر رہا ہو اور دورانِ سفر شراب پیئے، زنا کرے یا کوئی اور گناہ کا ارتکاب کرے۔ اس کو ”معصیت فی السفر“ کہا جاتا ہے۔

دوسری قسم کے سفر میں بالاتفاق سب کے نزدیک مضطر کو رخصت ملے گی، البتہ پہلی قسم کے سفر میں رخصت ملنے نہ ملنے میں اختلاف ہے:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: رخصت ملے گی۔ اس لئے کہ نصوص عام ہیں۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: رخصت نہیں ملے گی۔ اس لئے کہ رخصت ایک نعمت ہے اور عاصی نعمت کا مستحق نہیں۔ (الفقہ الاسلامی: 4/2605)

● چھٹی بحث: حرام چیز کا تزوّد جائز ہے یا نہیں؟

یعنی حالتِ اضطرار میں حرام کھانا تو جائز ہے لیکن کیا اُس کو زادِ راہ کے طور پر اپنے ساتھ رکھا جاسکتا ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: سدِّ رَمَق کے لئے کھایا جاسکتا ہے، زادِ راہ کے طور پر نہیں رکھا جاسکتا۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: زادِ راہ کے طور پر رکھا جاسکتا ہے۔ (الفقہ الاسلامی: 4/2614)

● ساتویں بحث: کیا مضطر شراب پی سکتا ہے؟

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اضطرار کی حالت میں شراب بھی پی جاسکتی ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: شراب نہیں پی جاسکتی۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: 5/160)

حیوانات کی اقسام:

✚ تولد اور سکونت کے اعتبار سے حیوانات کی تین قسمیں ہیں:

1. الحيوان البري: خشکی کے جانور۔
2. الحيوان المائي: سمندری جانور۔
3. الحيوان البرمائي: خشکی اور پانی دونوں میں رہنے والے جانور۔ (الفقہ الاسلامی: 4/2791)

✚ باعتبار دم کے حیوانات کی تین قسمیں ہیں :

1. ماليس له دمٌ أصلاً: جن جانوروں کا خون بالکل ہی نہیں ہوتا۔ جیسے: مچھلی، ٹڈی وغیرہ۔
2. ماليس له دمٌ سائلٌ: جن جانوروں کا بہتا ہوا خون نہیں ہوتا۔ جیسے: سانپ، چھپکلی وغیرہ۔
3. مالہ دمٌ سائلٌ: جن جانوروں کا بہنے والا خون ہوتا ہے۔ جیسے: گائے بکری وغیرہ۔

ان تینوں کی مثالیں اور حرمت اور حلت کے احکام (بذل الجہود: 16/140) پر ملاحظہ فرمائیں۔

غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی قسم میں سوائے مچھلی اور ٹڈی کے کوئی جانور حلال نہیں۔ دوسری قسم ساری کی ساری حرام ہے۔ اور تیسری قسم میں حلال اور حرام دونوں ہیں۔

✚ اکل اور ذکاۃ کے اعتبار سے حیوانات کی تین قسمیں ہیں:

1. مایوکل بدون ذکاۃ: جو بغیر ذبح کیے کھائے جاتے ہیں، جیسے: مچھلی اور ٹڈی۔
2. مایوکل بالذکاۃ: جو ذبح کر کے کھائے جاتے ہیں، جیسے: گائے بکری وغیرہ۔
3. مالا یوکل وان ذُکِّی: جو بالکل نہیں کھائے جاتے ہیں، اگرچہ ذبح ہی کر دیا جائے، جیسے: کلب۔

مشرفات

مسئلہ وقوع الفارۃ فی السمن:

یعنی چوہا وغیرہ اگر گھی میں گر کر مر جائے تو اُس کا کیا حکم ہے؟ اس میں مسئلے قابل وضاحت ہیں:

1. اُس گھی کا حکم۔
2. سمن نجس قابل انتفاع ہے یا نہیں۔

پہلا مسئلہ: گھی کا حکم:

- امام اوزاعی، زہری اور بعض اہل ظاہر: گھی خواہ جما ہوا ہو یا پگھلا ہوا، صرف اُس چوہے کے ارد گرد کا حصہ ناپاک ہو گا، لہذا چوہے کو اور اُس کے ارد گرد کے حصے کو نکالنے سے وہ پاک ہو جائے گا۔
- جمہور ائمہ کرام: گھی اگر جما ہوا ہو تو محض چوہے کو اور اُس کے ارد گرد کے حصے کو نکالنے سے وہ پاک ہو جائے گا۔ اور اگر وہ پگھلا ہوا ہو تو سارا ناپاک ہو جائے گا، اب اُسے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ (انتہاب الممنن: 1/70)

دوسرا مسئلہ: سمن نجس قابل انتفاع ہے یا نہیں:

یعنی ناپاک گھی سے نفع حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے:

- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: داخلی یا خارجی استعمال یا بیچنا کسی بھی طرح کا انتفاع جائز نہیں۔

- امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما : خارجی استعمال جیسے چراغ جلانا وغیرہ جائز ہے، بیع جائز نہیں۔
- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ : خارجی استعمال اور بیع دونوں جائز ہیں۔ (تحفۃ الالمعی: 5/146)

فائدہ:

تیل، دودھ وغیرہ جیسی چیزوں میں اگر کوئی ناپاک چیز گر جائے تو اُس کو پاک کرنے کے لئے دو طریقے ذکر کیے گئے ہیں:

- (1) تین مرتبہ اُس میں ہم وزن پانی ملا کر اتنا پکا یا جائے کہ ہر مرتبہ سارا پانی جل جائے۔
- (2) تین مرتبہ اُس میں پانی ملا کر ہلایا جائے اور پھر ہر مرتبہ تیل کو الگ کر لیا جائے۔ (تحفۃ الالمعی: 5/147)

النہی عن الأکل بالشمال یعنی بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت:

دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم:

اس بارے میں دو قول ہیں: (1) وجوب۔ (2) استحباب۔ راجح یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا واجب ہے، اس لئے کہ روایات میں دائیں ہاتھ سے کھانے کا امر یعنی حکم دیا گیا ہے اور امر میں اصل وجوب ہی ہے۔ نیز بائیں ہاتھ سے کھانے والے کے بارے میں وعید کا نازل ہوئی ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/422)

بائیں ہاتھ سے کھانے کی جائز صورتیں:

- (1) دایاں ہاتھ نہ ہو۔
- (2) دائیں ہاتھ میں زخم ہو۔
- (3) دایاں ہاتھ مفلوج ہو۔
- (4) کسی بھی وجہ سے دائیں ہاتھ سے کھانا ممکن نہ ہو تو ان تمام صورتوں میں بائیں ہاتھ سے کھانا جائز ہے۔

موجودہ زمانے میں بائیں ہاتھ سے کھانے کی شکلیں:

1. بطور فیشن کے کھایا جاتا ہے۔
2. کھاتے ہوئے دایاں ہاتھ آلودہ ہو تو بائیں ہاتھ سے پانی پی لیا جاتا ہے۔
3. دائیں ہاتھ میں کپ پکڑ کر بائیں ہاتھ سے پرچ میں چائے پی جاتی ہے۔
4. دایاں ہاتھ گند اہو تو بائیں ہاتھ سے جلدی میں کچھ کھالیا جاتا ہے۔
5. بوتل کے ساتھ چپس یا پیٹس وغیرہ کھائی جا رہی ہو تو بوتل بائیں ہاتھ سے پی جاتی ہے۔
6. دایاں ہاتھ لکھنے یا ٹائپ کرنے میں مصروف ہو تو عموماً بائیں ہاتھ سے کھایا پیا جاتا ہے۔

یہ اور اس جیسی کئی صورتیں ہیں جہاں ارادۂ یا بلا ارادہ بے خیالی میں بایاں ہاتھ کھانے پینے میں استعمال کیا جاتا ہے، جس سے بچنا چاہیے، اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے بیٹھ کر کھانا پینا کرنا چاہیے۔ واللہ الموفق۔

لعق الاصابع یعنی انگلیوں کو چاٹنا:

انگلیاں چاٹنے کی حکمت:

حدیث میں اس کی حکمت یہ ذکر کی گئی ہے کہ انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے، بہت ممکن ہے کہ جو کھانے کا جو حصہ انگلیوں میں لگا رہ گیا ہے اُس میں برکت ہو، پس اُس برکت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

انگلیاں چاٹنے کے فوائد:

1. بذاتِ خود اس عمل میں برکت رکھی گئی ہے۔ إِنَّ لَعَقَ الْأَصَابِعِ بَرَكَةٌ (مجمع الزوائد، رقم: 7943)
2. انگلیوں پر لگے ہوئے کھانے کے حصے میں برکت ہو تو وہ حاصل ہو جاتی ہے۔
3. سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

4. کھانے کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔
5. انگلیاں چاٹنا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی طرف احتیاج پر دلالت کرتا ہے، جو مقصود اور محمود ہے۔
6. یہ عمل نعمتِ خداوندی کی قدر دانی اور شکر ہے، جو نعمتوں کے مسلسل بڑھنے کا سبب ہے۔

انگلیاں چاٹنے کی ترتیب:

- (1) وسطی یعنی بیچ کی انگلی۔
- (2) سبابہ یعنی انگشتِ شہادت۔
- (3) ابہام یعنی انگوٹھا۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ، بِالْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا وَيَلْعَقُ الْوُسْطَى ثُمَّ الَّتِي تَلِيهَا ثُمَّ الْإِبْهَامَ (مجمع الزوائد، رقم: 7941) (فتح الباری: 9/579)

فی اللقمة تسقط: لقمہ گر جائے تو اٹھالینا چاہیے:

اولاً اس بات کی کوشش ہونی چاہیے کہ کھانا اس طرح سے کھایا جائے کہ نیچے نہ گرے، بعض لوگ اس میں بہت بے احتیاطی کرتے ہیں جس کی وجہ سے کھانے کی ایک بڑی مقدار ضائع ہو جاتی ہے، یہ ہرگز مناسب نہیں۔ پھر اگر گر بھی جائے تو ہمیں آپ ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ اُس کو اٹھا کر کھالیا جائے۔

اٹھانے کا حکم کیا ہے، اس کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. اگر دستِ خوان پر گرے تو اٹھا کر کھالینا چاہیے۔
2. زمین پر گرے اور مٹی نہ لگے تو بھی صاف کر کے کھالینا چاہیے۔
3. مٹی وغیرہ لگ گئی ہو تو اگر ممکن ہو تو دھو کر کھالیا جائے ورنہ اچھا حصہ کھالیا جائے۔
4. بالکل کھانے کے قابل نہ رہا ہو تب بھی اٹھا کر جانور وغیرہ کو دیدیا جائے، شیطان کے لئے نہ

چھوڑیں۔ (تحفۃ الالمی: 5/150)

برتن کے کس حصے سے کھائے؟

اس بارے میں ارشاداتِ نبویہ کی روشنی میں جو آداب ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. اپنے سامنے سے کھانا۔ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ (ترمذی: 7/2)
2. برتن کے درمیان سے نہ کھانا۔ الْبِرَّكَهُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ (ترمذی: 3/2)
3. کسی کے سامنے سے نہ لینا۔ وَلَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيْسِهِ (ابن ماجہ، رقم: 3273)
4. ایک جگہ سے کھانا۔ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ (ابن ماجہ، رقم: 3274)
5. کھانا مختلف طرح کا ہو تو ادھر ادھر سے کھایا جاسکتا ہے۔ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ، فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ (ابن ماجہ، رقم: 3274)

أَكْلُ الثُّومِ وَالْبَصَلِ لَهْسِنٍ أَوْ رِيَّازٍ كَمَا كَرِهُوا مَسْجِدَ الْجَنَّةِ كَرَاهِيَةً:

اس میں چند باتیں قابلِ وضاحت ہیں:

پہلی بات: کراہیت کس چیز میں ہے؟

یہ کراہیت لہسن اور پیاز کھانے کی نہیں، بلکہ کھا کر مسجد جانے کی ہے، کیونکہ لہسن اور پیاز بالاتفاق حلال ہیں، ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، کما فی الحدیث: الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرَّزْقِ (ترمذی: 2/) پس بعض اہل ظاہر کا اس حدیث سے ”ثوم اور بصل“ کی حرمت کو ثابت کرنا کسی طور درست نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/428)

دوسری بات: کراہیت مسجد نبوی کے ساتھ خاص نہیں۔

یہ کراہیت صرف مسجد نبوی کے ساتھ خاص نہیں، جیسا کہ حدیث کے جملے ”فَلَا يَقْرَبُنَا فِي مَسْجِدِنَا“ سے استدلال کر کے بعض علماء نے اختیار کیا ہے، بلکہ اس سے مراد تمام مساجد ہیں۔ (تحفة الاحوذی: 5/428)

تیسری بات: کراہیت صرف مسجد کے ساتھ خاص نہیں۔

مساجد کے ساتھ اس میں وہ تمام مقامات اور مواقع بھی شامل ہیں جس میں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، جیسے علم و ذکر کی مجالس، دینی و اصلاحی اجتماع، قرآن کریم کی تلاوت۔ (تحفة الاحوذی: 5/428)

چوتھی بات: کراہیت صرف ٹوم و بصل کے ساتھ خاص نہیں۔

حدیث میں اگرچہ ٹوم و بصل کو ذکر کیا ہے، لیکن اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو منہ میں بدبو پیدا کرے، جیسے سگریٹ نوشی وغیرہ۔ اسی طرح ہر وہ حالت بھی اس میں شامل ہے جس سے لوگوں کو تکلیف و اذیت پہنچتی ہے، جیسے بعض بیماریاں اس طرح کی ہوتی ہیں یا زخم اس طرح کے ہوتے ہیں جس سے لوگوں کو گھن آتی ہے۔ پس ایسی حالت میں مسجد جانا بھی مکروہ ہوگا۔ (فتح الباری: 9/575) (تحفة الاحوذی: 5/428-430)

پانچویں بات: کراہیت صرف بدبو پیدا ہونے کی صورت میں ہے۔

ٹوم و بصل اگر مطبوخ یعنی پکے ہوئے ہوں تو ان کے کھانے سے چونکہ منہ میں بدبو پیدا نہیں ہوتی اس لئے انہیں کھا کر مسجد جانے میں بھی کوئی حرج نہیں، کمانی الحدیث: نُهِى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ، إِلَّا مَطْبُوعًا (ترمذی: 2/3) لیکن واضح رہے کہ محض پکانے سے کراہیت کا حکم ختم نہیں ہوتا، اصل چیز بو کا ختم ہونا ہے، پس اگر وہ بغیر پکائے بھی ختم ہو جائے (جیسا کہ پیاز کو سرکہ وغیرہ میں ڈال دیا جاتا ہے) تو کراہیت کا حکم نہیں لگے گا، اور اگر پکانے کے بعد بھی بو باقی رہے تو کراہیت کا حکم ہی باقی رہے گا۔ (الکوکب الدرر: 3/15)

چھٹی بات: کراہیت سے کون سی کراہیت مراد ہے۔

لہسن اور پیاز کھا کر مسجد جانے میں کراہیت کس درجہ کی ہے، اس میں دو قول ہیں:

- اہل ظاہر: مکروہ تحریمی ہے۔
- جمہور ائمہ کرام: مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتح الباری: 9/575)

کراہیۃ القرآن بین التمرین، دو کھجوریں ایک ساتھ کھانا:

نبی کریم ﷺ نے اجتماعی طور پر کھانے کا ادب یہ بیان کیا ہے کہ ایک ساتھ دو دو کھجوریں نہ اٹھائی جائیں، کیونکہ اس سے ساتھ میں کھانے والوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے۔

قرآن بین التمرین کا مطلب:

حدیث میں اگرچہ دو دو کھجوریں ایک ساتھ اٹھانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن یہ صرف کھجوروں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس میں ہر وہ عمل داخل ہے جس سے ساتھ میں کھانے والے کے ساتھ زیادتی ہوتی ہو، مثلاً:

1. جلدی جلدی کھانا۔
2. بڑے بڑے لقمے لینا۔
3. دو دو یا اس سے زائد چیزیں ایک ساتھ اٹھانا۔
4. کھانے کے اچھے حصے کو اپنی جانب کر لینا۔
5. مشترکہ ڈش میں سے اپنے لئے کھانے کا اچھا حصہ نکال لینا۔

لیکن واضح رہے کہ یہ اُس وقت ممنوع ہو گا جب کھانا کم ہو اور مذکورہ بالا کاموں کی وجہ سے شرکاء کے ساتھ زیادتی ہوتی ہو، اور اگر کھانا وافر مقدار میں ہو یا شرکاء کی طیب خاطر کے ساتھ اجازت سے مذکورہ کام کیے جائیں تو کوئی حرج نہ ہو گا۔

قرآن بین التمرین کا حکم:

- اہل ظاہر: مطلقاً حرام ہے۔
- جمہور ائمہ: اس کے اندر تفصیل ہے:

وہ کھانا قرآن کا ہو گا یا تمام کھانے والوں کا مشترکہ ہو گا یا کھانے والوں میں سے کسی کا ہو گا یا ان کھانے والوں کے علاوہ کسی اور کا ہو گا۔ پس چار صورتیں ہو گئیں، ان کا حکم یہ ہے:

1. کھانا اُس قرآن کرنے والے کا خود ہو: کسی سے اجازت لینا ضروری نہیں۔
2. کھانا ان سب کے درمیان مشترکہ ہو: سب سے اجازت (صراحتاً یا دلالتاً) لینا ضروری ہے۔
3. کھانا ان کھانے والوں میں سے کسی کا ہو: اُس (مالک) سے اجازت لینا ضروری ہے۔
4. کھانا ان سب کے علاوہ کسی اور کا ہو: اُس غیر شخص (مالک) سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(ماخوذ از تحفۃ الاحوذی: 5/435۔ و۔ الکو کب الدرر: 3/16)

خلاصہ: مختصر یہ کہ اگر کھانا قرآن کرنے والے کا خود اپنی ملکیت کا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے۔

اور اگر کسی اور کا ہے تو صراحتاً یا دلالتاً اجازت لینا ضروری ہے۔

اجتماعی طور پر کھانے کے چند آداب:

1. علم یا فضل کے اعتبار سے بڑے کو کھانا شروع کرنے کا موقع دینا چاہیے۔
2. کھاتے ہوئے بالکل خاموش نہیں رہنا چاہیے۔
3. کھاتے ہوئے اپنے ساتھی کے ساتھ ایثار کا معاملہ کرنا چاہیے۔
4. دوسرے کے کھانے کو تکنا نہیں چاہیے، کیونکہ اس سے وہ شرم محسوس کر کے کھانے سے کترائے گا۔
5. اجتماعی طور پر کھاتے ہوئے ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے جس سے لوگ گھن محسوس کریں۔
6. اگر پہلے فارغ بھی ہو جائیں تو ساتھی کے ساتھ کچھ نہ کچھ کھاتے رہنا چاہیے۔ (احیاء علوم الدین: 2/7)

کھانے کی بعد کی دعائیں :

1. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ (ابوداؤد: 2/)
2. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ، وَسَقَى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا (ابوداؤد: 2/)
3. اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ، وَأَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُورٍ وَلَا مُودَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ (عمل اليوم والليلة لابن السني: 1/436)
4. اللَّهُمَّ أَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ، وَأَغْنَيْتَ، وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ، وَأَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ - (عمل اليوم والليلة لابن السني: 1/416)
5. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا وَهَدَانَا، وَالَّذِي أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا، وَكُلَّ الْإِحْسَانِ آتَانَا (عمل اليوم والليلة لابن السني: 1/416)
6. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ (عمل اليوم والليلة لابن السني: 1/425)
7. الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُودَّعٍ، وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبُّنَا (ابن ماجه، رقم: 3295) دسترخوان اٹھاتے ہوئے پڑھنی چاہیے۔
8. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي، وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (ابن ماجه - رقم: 3285) پڑھنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے۔
9. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي فَأَشْبَعَنِي، وَسَقَانِي فَأَرْوَانِي، بِلَا حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ (عمل اليوم والليلة لابن السني: 1/422) کھانے کا شکر اداء ہو جاتا ہے۔
10. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي فَأَشْبَعَنِي، وَسَقَانِي فَأَرْوَانِي (عمل اليوم والليلة لابن السني: 1/422) پڑھنے والا گناہوں سے اُس دن کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس دن اُس کی ماں نے اُس کو جنم دیا تھا۔
11. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنْ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بِلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ غَيْرَ مُودَّعٍ رَبِّي وَلَا مُكَافِئًا وَلَا مَكْفُورٍ، وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَأَسْقَى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ،

وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَى، وَفَضَّلَ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَهُ تَفْضِيلًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (عمل اليوم و اللیلة لابن السنی: 1/422) ہاتھ دھوتے ہوئے یہ پڑھنی چاہیے۔

کسی کے یہاں کھانا کھایا ہو تو یہ دعائیں پڑھنی چاہیے:

1. أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ (ابوداؤد: 2/)
2. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ (عمل اليوم و اللیلة لابن السنی: 1/427)

الأكل مع المجذوم: جذامی کے ساتھ کھانا:

جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے، نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، اور جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے، نہ کسی کے ساتھ کھا کر انسان بیمار ہوتا ہے اور نہ کسی کے ساتھ نہ کھا کر انسان صحت مند ہوتا ہے۔

تعارض: فَرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الْأَسَدِ (بخاری، رقم: 5707)

كُلْ بِسْمِ اللَّهِ، ثِقَةً بِاللَّهِ، وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ (ترمذی: 2/)

رفع تعارض:

1. پہلی حدیث یعنی حدیث فرار منسوخ ہے۔ (عمدة القاری: 21/247)
2. حدیث فرار احتیاط و استجاب پر محمول ہے، جبکہ حدیث اکل میں بیان جواز ہے۔ (تحفة الاحوذی: 5/439)
3. اصل مسئلہ یہی ہے کہ کہ بیماریاں از خود متعدی نہیں ہوتیں، لیکن پھر بھی حدیث فرار میں بھاگنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیماری پیدا ہوگئی تو عقیدہ فاسد ہو سکتا ہے اور یہ بات دل میں آسکتی ہے کہ مجذوم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے سے بیماری لگ گئی ہے۔ پس عقیدے کی حفاظت کی غرض سے دور رہنے کا حکم دیا۔ (مرقاۃ المفاتیح: 4/1711)

4. حدیث فرار عامی لوگوں کے لئے جبکہ حدیثِ اکل مع المجزوم خاص یعنی توکل کے اعلیٰ درجہ پر فائز افراد کے لئے ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح: 4/1711)

ان المؤمن يأكل في معي واحد: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے:

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔
بظاہر اس حدیث میں اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کبھی مشاہدہ اس کے خلاف ہوتا ہے کہ مؤمن زیادہ اور کافر کم کھاتے نظر آتے ہیں، پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟

حدیث کا مطلب:

1. باعتبار اغلب اور اکثر کے کہا گیا ہے یعنی اکثر کافر زیادہ اور مؤمن کم کھاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ ضابطہ کلیہ نہیں، اکثر یہ ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/442)
2. حدیث میں ”المؤمن“ سے مراد کامل درجہ کا مؤمن ہے جس کے اوپر آخرت کی فکر اتنی سوار ہو جاتی ہے کہ اُس کا کھانا پینا بہت کم ہو کر رہ جاتا ہے۔ کمافی الحدیث: مَنْ كَثُرَ تَفَكُّرُهُ قَلَّ طَعْمُهُ وَمَنْ قَلَّ تَفَكُّرُهُ كَثُرَ طَعْمُهُ وَقَسَا قَلْبُهُ (تحفۃ الاحوذی: 5/442)
3. مؤمن کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھتا ہے پس شیطان اُس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ کم کھاتا ہے، جبکہ کافر بسم اللہ کے بغیر کھاتا ہے تو شیطان کے شریک ہو جانے کی وجہ سے وہ زیادہ کھاتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/442)
4. یہاں آنتوں اور کھانے سے حقیقت کھانا اور آنتوں کا بھرنا مراد نہیں، بلکہ مجازی طور پر ”تقلل من الدنيا“ اور ”استكثر من الدنيا“ یعنی دنیا کم اور زیادہ جمع کرنا مراد ہے، گویا کھانے سے مراد دنیا جمع

کرنا اور آمعاء سے مراد دنیا کے اسباب ہیں۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ مؤمن بہت زیادہ دنیا جمع کرنے میں نہیں لگتا، جبکہ کافر کا یہی مشغلہ ہوتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/441)

5. یہ اخبار بمعنی انشاء کے ہے، یعنی اس میں خبر نہیں دی جا رہی بلکہ مؤمن کو ترغیب دی جا رہی ہے کہ وہ کم کھائے اور کافروں کے طرز کو نہ اپنائے جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ (سورۃ محمد: 12) (تحفۃ الاحوذی: 5/441)

6. کھانے کے اندر سات طرح کی شہوات ہوتی ہیں: (1) شہوتِ طبعیہ۔ (2) شہوتِ نفسانیہ۔ (3) شہوتِ عینیہ۔ (4) شہوتِ فمیہ۔ (5) شہوتِ اُذنیہ۔ (6) شہوتِ انفیہ۔ (7) شہوتِ جوعیہ۔ ان ساتوں میں سے صرف ایک (شہوتِ جوعیہ) شہوتِ ضروریہ ہے جس کی کھانے میں اصل ضرورت ہوتی ہے، اور مؤمن اسی سے کھاتا ہے، جبکہ کافر تمام شہوتوں کی تسکین کے لئے کھاتا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/443)

گِراہیۃ الأکل مُتکماً: ٹیک لگا کر کھانا:

ٹیک لگا کر کھانے حکم:

1. ممنوع مطلقاً: اگر تکبر کی غرض سے ہو۔
2. جائز بلا کراہت: اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو۔
3. خلافِ اولیٰ: اگر راحت حاصل کرنے یا کثرت، اَکَل کے لئے ہو۔ (تکملہ فتح الملہم: 4/48)

اِکاء یعنی ٹیک لگانے کی صورتیں:

- (1) دائیں بائیں جھک کر ہاتھ ٹیک کر کھانا۔ (زاد المعاد: 1/143)
- (2) گدے وغیرہ پر اطمینان سے جم کر بیٹھ کر کھانا۔ (معالم السنن: 4/243)

(3) چارزانوں بیٹھ کر کھانا۔ (زاد المعاد: 1/143)

(4) دیوار وغیرہ سے ٹیک لگا کر کھانا۔ (زاد المعاد: 1/143)

(5) کرسی پر بیٹھ کر کھانا۔ (تحفة اللمعی: 5/175)

فائدہ: چارزانو یعنی پالتی مار کر بیٹھنا جبکہ دائیں بائیں یا پیچھے کسی چیز سے ٹیک نہ لگایا جائے، اس صورت کو علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے اٹکاء کی صورتوں میں داخل کیا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ اٹکاء میں داخل نہیں، لہذا بغیر کراہت کے جائز ہے۔ (تکملہ فتح الملہم: 4/48)

کھاتے ہوئے بیٹھنے کی افضل حالتیں:

1. دوزانوں بیٹھنا۔

2. دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھنا۔ (تکملہ فتح الملہم: 4/48)

کھانے کی سب سے افضل ہیئت:

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے والد مولانا یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کھانے کی سب سے مقبول اور بہترین حالت وہ ہے جس میں درج ذیل تین صفت پائی جاتی ہوں:

1. مافیہ اقبال تام علی الطعام۔ جس میں کھانے کی جانب مکمل توجہ ہوتی ہو۔

2. ولیس فیہ کثرة الأکل باتساع البطن۔ اُس میں پیٹ پھیل جانے کی وجہ سے زیادہ نہ کھایا جاتا ہو۔

3. ولیست من ہیئاة المتکبرین۔ وہ حالت متکبرین کی طرح بیٹھنے کی نہ ہو۔ (بذل المجہود: 16/99)

کھانے کی ممنوع حالتیں:

احادیث طیبہ میں مندرجہ ذیل حالتوں میں کھانا کھانے سے منع کیا گیا ہے، ان سے بچنا چاہیے۔

(1) ٹیک لگا کر کھانا۔ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِنًا قَطُّ (ابوداؤد: 2/173)

(2) الثالوث کر کھانا - نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ

يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ (ابوداؤد: 2/174)

(3) کھڑے ہو کر کھانا - نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، وَعَنِ الْأَكْلِ

قَائِمًا (مجمع الزوائد، رقم: 7921)

أكل اللحم: گوشت کھانا:

گوشت کو چھری سے کاٹنا:

اس بارے میں حلت اور حرمت دونوں طرح کی روایات ہیں:

آپ ﷺ کا چھری سے گوشت اور پنیر کاٹنا مروی ہے۔ (ترمذی: 1836) (ابوداؤد: 188) (ابوداؤد: 3819)

چھری سے گوشت اور روٹی کاٹنے کی ممانعت بھی مروی ہے۔ (ابوداؤد: 3778) (طبرانی کبیر: 23/285)

روایات میں تطبیق:

1. چھری سے کاٹنے کی روایات ضرورت پر محمول ہیں، یعنی بغیر ضرورت چھری استعمال کرنا بہتر

نہیں۔ (تحفة اللمعی: 5/178)

2. ممانعت کی روایات اُس گوشت کے بارے میں ہے جو اچھی طرح پکا ہوا ہو، کیونکہ اُس میں

چھری کی ضرورت نہیں رہتی۔ (بذل الجہود: 16/103)

آپ ﷺ کا پسندیدہ گوشت:

اس بارے میں روایات میں مختلف الفاظ نقل کیے گئے ہیں:

1. لحم الظهر: عَلَيْكُمْ بِلَحْمِ الظَّهْرِ فَإِنَّهُ مِنْ أَطْيَبِهِ (مجمع الزوائد: 7987)

2. ذراع: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذَّرَاعُ (ابوداؤد: 3781)

3. عُرَاقِ الشَّاةِ: كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ (ابوداؤد: 3780)

یعنی پیٹھ کا گوشت، دستی کا گوشت اور بکری کی گوشت والی ہڈی آپ ﷺ کو پسند تھی۔ دستی کا گوشت جلدی پک جاتا ہے، پیٹھ کے گوشت میں چاپ ہوتی ہے اور وہ بھی پسند کی جاتی ہے اور ہڈی والے گوشت میں بھی عام گوشت کے مقابلے میں لذت زیادہ ہوتی ہے۔ (تحفۃ اللمعی: 5/179)

گوشت کھانے کا طریقہ:

احادیث میں آپ ﷺ نے گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانے کی تعلیم دی ہے، جو لذت کے حصول کا باعث بھی ہے اور اس میں طبی اعتبار سے یہ فائدہ بھی ہے کہ یہ زود ہضم بھی ہوتا ہے۔ کما فی الحدیث:

• انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ (ترمذی: 1835)

• أَدْنِ الْعِظْمَ مِنْ فِیْكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ (ابوداؤد: 3779)

أَهْنَأُ یعنی لذیذ و خوشگوار اور أَمْرَأُ وہ چیز جو معدہ پر ثقیل اور گراں نہ ہو، یعنی زود ہضم۔ (تحفۃ الاحوذی: 5/461)

نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ کھانے:

1. گوشت: سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَأَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ (ابن ماجہ: 3305)

2. پیٹھ کا گوشت: عَلَيْكُمْ بِالْحَمِ الظَّهْرِ فَإِنَّهُ مِنْ أَطْيَبِهِ (مجمع الزوائد: 7987) أَطْيَبُ اللَّحْمِ، لَحْمُ الظَّهْرِ (ابن ماجہ: 3308)

3. دستی کا گوشت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذَّرَاعُ (ابوداؤد: 3781)

4. بکری کی گوشت والی ہڈی: كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ (ابوداؤد: 3780)

5. لوكي: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ فِي الصَّحْفَةِ بَعْضَ الدُّبَاءِ فَلَا أَرَأَى أَحِبُّهُ (ترمذی: 1850)
6. زیتون: كُلُوا الزَّيْتِ وَأَدَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ (ترمذی: 1851)
7. میٹھا اور نمکین شرید: كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ (ابوداؤد: 3783) فَضَّلُ عَائِشَةُ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ (ترمذی: 1834)
8. سرکہ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ (ترمذی: 1839) نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ، فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي، وَلَمْ يَفْتَقِرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ (ابن ماجہ: 3318)
9. کھجور: بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، حِيَاغٌ أَهْلُهُ (ابوداؤد: 3831) بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، كَأَلْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ (ابن ماجہ: 3328)
10. کھجور اور مکھن ملا کر: وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ (ابوداؤد: 3837)
11. مکھن: وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابن ماجہ: 3334)
12. ہریسہ: إِنَّ جَبْرِيلَ أَطْعَمَنِي الْهَرِيْسَةَ يَشُدُّ بِهَا ظَهْرِي لِقِيَامِ اللَّيْلِ (مجمع الزوائد: 7993)
- ہریسہ عرب کا ایک کھانا ہے جو گوشت اور کوٹے ہوئے گیہوں کو ملا کر بنایا جاتا ہے، یہ حلیم کے مشابہ ہوتا ہے، لذیذ اور مقوی ہوتا ہے۔ (شمائل کبریٰ: 1/74)
13. نمک: سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ (ابن ماجہ: 3315)
14. دودھ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ، قَالَ: بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَتَانِ (ابن ماجہ: 3321)
- فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزَى مِنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، إِلَّا اللَّبَنُ (ابن ماجہ: 3322)
15. میٹھی چیز: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ (ترمذی: 1831)
16. شہد: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ (ترمذی: 1831)

شرب ابوال اابل : اونٹ کا پیشاب پینا:

اس میں چار مسئلے ہیں:

عرینہ کا واقعہ:

نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا، مدینہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی اور وہ ”جوی“ بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ جوی ایک پیٹ کی بیماری ہے جس میں بد ہضمی ہو جاتی ہے، رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پینے کا حکم دیا، اور اس کے لئے آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹ مع خادم کے دیے۔ وہ لوگ یہ چیزیں پی کر تندرست ہو گئے اور پھر ان کی نیت بگڑ گئی اور انہوں نے اونٹوں کے ایک چرواہے کو بڑی بے دردی کے ساتھ ناک کان وغیرہ کاٹ کر قتل کر دیا، دوسرا چرواہا جان بچا کر مدینہ منورہ پہنچا اور آکر نبی کریم ﷺ کو تمام صورت حال بتائی، آپ ﷺ نے ان کے پیچھے ایک دستہ روانہ کیا جو ان کو اونٹوں سمیت گرفتار کر لایا۔ آپ ﷺ نے ان کو ان ہی کی طرح مثلہ بنا کر حرہ نامی میدان میں ڈلوادیا، جہاں وہ شدتِ پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

جانوروں کے پیشاب کا حکم:

- ابن حزم ظاہری اور ابن علیہ:
 - امام ابو حنیفہ، شافعی اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم:
 - امام مالک، احمد اور محمد رحمۃ اللہ علیہم:
- جانوروں کا پیشاب مطلقاً پاک ہے خواہ ماگول ہوں یا غیر ماگول
- جانوروں کا پیشاب مطلقاً ناپاک ہے۔ ماگول ہوں یا غیر ماگول
- صرف ماگول اللحم جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔

(انتہاب المؤمن: 1/151)

ابوال اابل کے پینے کی روایت کا جواب:

1. جواب علی سبیل الانکار یہ ہے کہ یہاں ابوال ابل کے پینے کا نہیں، سو نگھنے کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے کہ ”جوی“ کی بیماری میں پیشاب پیا نہیں، سو نگھنا جاتا ہے۔ (کمانی کتب الطب) اور یہی وجہ ہے کہ اس روایت کے بعض طرق میں صرف البان کا تذکرہ ہے، ابوال کا لفظ مذکور نہیں۔ (کمانی روایۃ البخاری 5685) پس اس صورت میں تقدیری عبارت یوں ہوگی: اِشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اسْتَنْشَقُوا مِنْ اَبْوَالِهَا۔ یعنی اونٹوں کا دودھ پیو اور اُن کا پیشاب سو گھو۔

2. جواب علی سبیل التسليم یہ ہے کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ واقعہ پیشاب پینے کا حکم دیا گیا تھا تب بھی یوں کہا جائے گا کہ یہ اجازت ضرورت کے تحت علاج کی غرض سے تھی، پس اس سے کلی طور پر پیشاب کی طہارت کا مسئلہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے۔ (تحفة الالمی: 1/316)

قصاص بالمثل:

اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ قاتل کو قصاص میں کیسے قتل کیا جائے گا، تلوار سے قتل کریں گے یا اسی طرح ماریں گے جس طرح قاتل نے قتل کیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں اس کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ قاتل نے اگر مقتول کو مارتے ہوئے مارنے سے قبل زخم بھی لگائے ہوں تو کیا قاتل کو صرف قصاص میں قتل کیا جائے گا یا مارنے سے قبل اُس کو بھی زخم لگائے جائیں گے:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: صرف قصاص بالسیف لیا جائے گا۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: قصاص بالمثل لیا جائے گا، اگر اسی طرح کرنے سے قاتل مر گیا تو قصاص پورا ہو گیا، اور اگر بچ گیا تو پھر تلوار سے ختم کر دیں گے۔ البتہ اگر اُس نے مارنے کا کوئی ناجائز ذریعہ اختیار کیا تھا تو وہ نہیں کیا جائے گا۔ مثلاً: شراب پلائی ہو یا وطی کی ہو وغیرہ۔ (البنایہ: 13/85)

علاج بالمحرّم کا مسئلہ:

علاج بالمحرّم کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف:

کسی ناپاک اور حرام چیز سے علاج کرنا جائز ہے یا نہیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حالت اضطرار کی ہو یعنی اگر حرام چیز کو استعمال کیے بغیر جان کا بچنا مشکل ہو تو بقدرِ ضرورتِ تدویٰ بالمحرّم بالاتفاق جائز ہے، لیکن اگر جان کا خطرہ نہ ہو، بلکہ مرض کو دور کرنے کے لئے تدویٰ بالمحرّم کی ضرورت ہو تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے:

- امام مالک و احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما: تدویٰ بالمحرّم بالکل جائز نہیں۔
- شوافع اور احناف رحمۃ اللہ علیہم: تدویٰ بالمحرّم جائز ہے، بشرطیکہ اور کوئی ذریعہ علاج کا نہ ہو۔

پھر شوافع و احناف میں اختلاف ہے کہ تدویٰ بالمحرّم کے جواز میں مسکرات بھی شامل ہیں یا نہیں:

- شوافع: مسکرات شامل نہیں، چنانچہ نشہ آور اشیاء سے علاج ضرورہ بھی جائز نہیں۔
 - احناف: مسکرات بھی شامل ہیں، یعنی ضرورہ تدویٰ بالمحرّم مطلقاً جائز ہے، خواہ مسکر ہو یا غیر مسکر۔
- (فقہی مقالات: 4/138 تا 145) (تحفۃ الالمعی: 1/318) (انتہاب المنین: 1/151)

● علاج بالمحرّم کی شرائط:

ہر حرام اور ناپاک دواء کا استعمال خواہ کھانے پینے میں ہو یا خارجی استعمال میں، جائز ہے، بشرطیکہ مندرجہ ذیل پانچ شرائط پائی جائیں:

1. حالت اضطرار کی ہو یعنی جان کا خطرہ ہو۔
2. دوسری کوئی حلال دواء کارگر نہ ہو، یا موجود نہ ہو۔
3. اُس دواء سے مرض کا ازالہ عادۃً یقینی ہو۔
4. اُس کے استعمال سے لذت حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔
5. بقدرِ ضرورت سے زائد اُس کو استعمال نہ کیا جائے۔ (معارف القرآن عثمانی: 1/426)

● کیا علاج بالمحرّم ضروری ہے؟

علاج بالمحرّم ضروری نہیں، اگر کوئی شخص علاج کے لئے حرام دواء کو استعمال نہیں کرتا اور اسی وجہ سے مر جاتا ہے تو وہ گناہ گار نہ ہوگا، اس لئے کہ کسی دوائی سے شفاء کا ہو جانا یقینی نہیں ہے، بخلاف بھوک کی وجہ سے اضطراب کی حالت میں مرنے والا، کیونکہ وہ گناہ گار ہوتا ہے۔ (الفقہ الاسلامی: 4/2602)

الوضوء قبل الطعام: کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھ دھونا:

ہاتھ دھونے کا حکم:

- حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ: مکروہ ہے۔
- جمہور ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم: مستحب ہے، بالخصوص اُس وقت جبکہ ہاتھ گندے ہوں۔ (تحفۃ الالمعی: 5/186)

ہاتھ نہ دھونے کی روایات کا مطلب:

1. بیان جواز پر محمول ہیں۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لئے کبھی ہاتھ نہیں بھی دھویا۔
2. احادیث میں وضوء شرعی کی نفی کی گئی ہے، وضوء لغوی یعنی ہاتھ منہ دھونے کی نفی نہیں۔ (تحفۃ الالمعی: 5/187)

ہاتھ دھونے میں کی جانے والی کوتاہیاں:

1. ہاتھ نہ دھونا: اگرچہ نہ دھونے کی گنجائش ہے، لیکن پھر بھی ترکِ مستحب بھی تو ایک کوتاہی ہے۔
2. بہت ہلکا سادھونا: کیونکہ اس سے ہاتھوں کا میل تو اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔
3. ہاتھ پونچھنا: ہاتھ دھونے کے بعد پونچھنا نہیں چاہیے، اس سے تولیہ وغیرہ کا میل لگ جاتا ہے۔
4. پہلے سے دھلے ہوئے ہاتھ پر اکتفاء کرنا: ہاتھ اگر صاف بھی ہوں تب بھی سنت کی نیت سے دھولینا چاہیے۔

فضل اطعام الطعام: کھانا کھلانے کے فضائل:

اطعام طعام ایک ایسا عظیم عمل ہے جس کے بہت سے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، چند فضائل ملاحظہ ہوں:

1. کھانا کھلانے والے لوگوں میں سے سب سے بہتر لوگ ہیں۔ اِنْ خَيْرَ كُمْ مَنْ اطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَامَ. (کنز العمال، رقم: 43187)

2. کھانا کھلانا جنت میں داخلے کا باعث ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ " قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: " فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ " قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: " فَمَنْ اطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ " قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: " فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ " قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (مشکوٰۃ: 167)

3. کھانا کھلانے والے جنت کے باغوں کے وارث ہیں۔ اطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تُورَثُوا الْجَنَانَ. (مجمع الزوائد، رقم: 7871)

4. جنت کو واجب کرتا ہے۔ يُوجِبُ الْجَنَّةَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَإِنْشَاءُ السَّلَامِ (مجمع الزوائد، رقم: 7872)

5. کھانا کھلانے والوں کو جنت کے بالا خانے ملیں گے۔ اِنْ فِي الْجَنَّةِ غُرْفًا، يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (مشکوٰۃ: 109)

6. جنت میں سلامتی کے ساتھ داخلے کا باعث ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. (مشکوٰۃ: 168)

7. کھانا کھلانا درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ وَالذَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ (مشکوٰۃ: 70)

8. مسلمان بھوکے کو کھانا کھلانا مغفرت کا باعث ہے۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ مَوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّعْبَانَ. (متدرک حاکم، رقم: 3935)

9. کھانا کھلانے والوں کو اللہ پاک جنت کا کھانا کھلائیں گے۔ اَيُّمَا رَجُلٍ اَطْعَمَ جَائِعًا اَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ

طَعَامِ الْجَنَّةِ (کنز العمال، رقم: 43190)

10. اللہ تعالیٰ پیٹ بھر کر کھانا کھلانے والے کے اور جہنم کے درمیان ایسی سات خندقیں حائل کر دیتے ہیں،

جن میں سے ہر دو خندق کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوتی ہے۔ مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْرًا حَتَّى

يُشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مَاءً حَتَّى يَرَوْيَهُ بَعْدَهُ اللهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقٍ بَعْدُ مَا بَيْنَ خَنَدَقَيْنِ مَسِيرَةٌ

خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ (متدرک حاکم، رقم: 3935)

11. بعض اوقات ایک دو روٹی کسی سائل کو دیدینا ساٹھ سال کی عبادت سے بھی زیادہ وزنی ہو جاتا ہے۔ عَنْ

أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعْبَدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَعَبَدَ اللهُ فِي

صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ عَامًا فَأَمْطَرَتِ الْأَرْضُ فَأَخْضَرَتْ فَأَشْرَفَ الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ فَقَالَ لَوْ

نَزَلْتُ فَذَكَرْتُ اللهُ لَأَزِدُّتُ خَيْرًا فَنَزَلَ وَمَعَهُ رَغِيفٌ أَوْ رَغِيفَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْأَرْضِ لَقِيَتْهُ

امْرَأَةٌ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهَا وَتُكَلِّمُهُ حَتَّى غَشِيَهَا ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ الْعَدِيرَ يَسْتَحِمُّ فَجَاءَهُ

سَائِلٌ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَأْخُذَ الرَّغِيفَيْنِ أَوْ الرَّغِيفِ ثُمَّ مَاتَ فَوُرِّتْ عِبَادَةٌ سِتِّينَ سَنَةً بِتِلْكَ

الرَّغِيفَةِ فَرَجَحَتْ الرَّغِيفَةُ بِحَسَنَاتِهِ ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ أَوْ الرَّغِيفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ فَرَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ

فَغُفِرَ لَهُ - (صحیح ابن حبان، رقم: 378) (الترغیب والترہیب، رقم: 1401)

12. بھوکے کو کھانا کھلانا افضل ترین صدقہ ہے۔ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا - (مشکوٰۃ: 172)

13. بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے والے کو اللہ تعالیٰ جنت کے پھل کھلائیں گے اور پیاسے مسلمان کو پانی

پلانے والے کو اللہ تعالیٰ جنت کی شراب ”رحیق مختوم“ پلائیں گے۔ اَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَيَّ

جُوعٍ اَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ، وَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَيَّ ظَمًا سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ

الْمَخْتُومِ (مشکوٰۃ: 169)

14. کسی کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو کھانا کھلانا۔ يَا بَنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتِكَ فَلَمْ تُطْعَمْنِي. قَالَ: يَا

رَبِّ، كَيْفَ اَطْعَمْتُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟! قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فَلَنْ فَلَمْ

تُطْعَمَهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي (مشکوٰۃ: 133)

15. کھانا کھلانا افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ عَنْ كَثِيرِ النَّوَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرِيَمَ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ ابْنَ خَمْسِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِدْخَالُكَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ أَشْبَعَتْ جَوْعَتَهُ، أَوْ كَسَوْتَ عُرْيَهُ، أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً - (طبرانی اوسط، رقم: 5081)

تسمیہ علی الطعام: کھانے پر بسم اللہ پڑھنا:

تسمیہ علی الطعام کا حکم:

- ظاہر یہ اور بعض حنا بلہ رضی اللہ عنہم: تسمیہ علی الطعام واجب ہے۔
- امام شافعی رضی اللہ عنہ: سنت علی الکفایت ہے۔ جماعت میں سے ایک کا پڑھ لینا بھی کافی ہے۔
- جمہور ائمہ کرام رضی اللہ عنہم: تسمیہ علی الطعام مستحب ہے۔ (انتہاب الممنن: 1/169)

تسمیہ علی الطعام سے متعلق چند اہم فوائد:

1. اجتماعی طور پر کھانا کھایا جا رہا ہو تو زور سے پڑھنا مستحب ہے تاکہ اور لوگ بھی سن کر پڑھ لیں۔
2. شروع میں بھول جائیں تو یاد آنے پر بسم اللہ اولہ و آخرہ پڑھ لینا چاہیے۔
3. بسم اللہ صرف کھانے کی چیزوں میں ہی نہیں بلکہ پینے کی چیزوں میں بھی پڑھنا چاہیے۔
4. جنبی اور حائضہ وغیرہ کے لئے بھی ممنوع نہیں، انہیں بھی پڑھنا چاہیے۔
5. کئی افراد مل کر کھا رہے ہوں تو ایک کے پڑھ لینے سے سب کی جانب سے کافی ہو جائے گا، لیکن پھر بھی سب کا پڑھنا مستحب ہے۔ البتہ کھانے کے دوران کوئی شخص آئے تو اس کو اپنی بسم اللہ خود پڑھنی چاہیے، ورنہ سارے کھانے کی برکت ختم ہو جائے گی۔ (تحفۃ الالمی: 5/196)